یوزِ آسف (حصّہ اول)

عیسیٰؑ ابن مریم یوزِ آسف نہیں ہیں۔۔۔

قادیانیوں کا یہ عقیدہ ہے بلکہ ایمان ہے کہ عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں اور ان کی جگہ پر مرزا غلام احمد قادیانی تشریف لائے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ قادیانی جماعت کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ جو عیسیٰ علیہ السلام فوت ہوئے ہیں ان کی قبر کشمیر محلہ خان یار سری نگر میں موجود ہے۔
(روحانی خزائن جلد نمبر 14 صفحہ 4)

میں آپ کو اس قبر کے بارے میں بتاؤں گا کہ یہ قبر کس بندے کی ہے یہ کون تھا جس کو مرزا غلام قادیانی نے عیسیٰ علیہ السلام کا نام دیا اور بھرپور طریقے سے اس نے کوشش کی کہ کسی نہ کسی طرح اس کو عیسیٰ علیہ السلام کی قبر ثابت کر دیا جائے۔

جس عقیدہ اور قبر پہ قادیانی جماعت کی عمارت کھڑی ہے کہ یہ عیسیٰ علیہ السلام کی ہے اور ان کی جگہ پر مرزا غلام احمد قادیانی تشریف لائے ہیں۔ اس عقیدہ کو ہم نے ان شاء اللہ آج ملیامیٹ کر دینا ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتے ہیں کہ عیسیٰ ابن مریم بن باپ پیدا ہوئے۔ امت مسلمہ کا یہی عقیدہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام بن باپ پیدا ہوئے ہیں بلکہ قادیانیوں کا بھی یقیناً یہی عقیدہ ہو گا کہ عیسیٰ علیہ السلام بن باپ پیدا ہوئے ہیں. قرآن مجید کے اندر عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر بہت دفعہ انکی والدہ کے نام کے ساتھ آیا ہے عیسیٰ ابن مریم، مسیح ابن مریم. قرآن پاک نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مریم علیہ السلام کی بھی پاکیزگی کی گواہی دی ہے۔ بلکہ امہ صدیقہ جیسے لفظ استعمال فرمائے ہیں۔ قرآن میں تو عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ کے نام سے سورت مریم بھی ہے۔

مرزا غلام قادیانی کا ایک مرید تھا جو کشمیر میں رہتا تھا۔ جب مرزا نے وفات مسیح کا عقیدہ پیش کیا کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں تو اس نے مرزا قادیانی کو ایک خط لکھا اور اس نے اس خط میں یہ بتایا کہ یہاں پہ ایک لمبی سی قبر ہے وہ مسلمانوں کی چھوٹی قبروں کی طرح نہیں یہ بہت لمبی قبر ہے۔ تو لوگ اس کو شہزادہ یوز آسف کے نام سے یاد رکھتے ہیں کچھ لوگ کہتے ہیں بڑا نیک آدمی تھا، کچھ لوگ کہتے ہیں یہ بڑا اللہ کا ولی تھا، کوئی ابدال کہتا ہے، کوئی کچھ کہتا ہے۔ مگر تھا اس کا نام شہزادہ یوز آسف۔ تو اس نے یہ بھی کہا کہ کچھ لوگ اسے نبی صاحب کی قبر کہتے ہیں مگر زیادہ تر لوگ اسے شہزادہ یوز آسف کے نام سے جانتے ہیں۔ مرزا قادیانی کے لیے تو اچھا ثابت ہو گیا کہ انکو ایک قبر نظر آ گئی اس قسم کی انہوں نے اس قبر کو بھرپور طریقے سے عیسیٰ علیہ السلام کی قبر ثابت کرنے کی کوشش کی۔ اور اس خط کے اندر جو باتیں لکھی تھی مرزا نے تبدیل کر دی اور اس قبر کو الہامی قبر قرار دیا اور دعویٰ کیا کہ مجھے اللہ نے الہام کیا ہے کہ یہ قبر عیسیٰ علیہ السلام کی ہے۔ تو مرزا قادیانی کا مرید تھا عبداللہ کشمیری وہ بڑا پریشان ہوا کہ میں نے تو مرزا قادیانی کو یہ باتیں نہیں لکھی ہیں جو مرزا نے اس خط میں لکھ دی ہیں۔ اور میرے نام سے منسوب کر دی ہیں تو اس نے کہا یہ تو مسیح موعود قل گڑبڑ لگتی ہے۔ بہر حال جب اسے یقین ہو گیا کہ یہ مرزا قادیانی مسیح موعود نہیں ہے تو اس عبداللہ کشمیری نے مرزا قادیانی کی بیعت توڑ دی اور اب چونکہ اس کو کوئی

ایک مسیح چاہیے تھا۔ تو اس نے جا کے ایران کے اندر جو بہاء اللہ ایرانی تھا مسیح موعود ہونے کا دعویدار اس کی بیعت کر لی۔ جب اس نے بہاء اللہ کی بیت کر لی تو وہاں اس نے ایک چھوٹا سا رسالہ لکھا اور اس رسالے کے اندر اس نے اپنا اصل خط تحریر کیا اور کہا تمام جو قادیانی احمدی حضرات ہیں یہ میرا اصل خط ہے جو میں نے مرزا قادیانی کو لکھا تھا۔ اب مرزا قادیانی نے جو خط اس کتاب میں لکھا ہے اس سے آپ موازنہ کر لیں تو آپ کو پتہ چل جائے گا کہ مرزا قادیانی نے میرے نام سے کتنی غلط باتیں منسوب کر دی ہیں۔

مرزا قادیانی نے جو عیسیٰ علیہ السلام کی قبر پیش کی ہے اس کے ثبوت میں اپنے ایک مرید عبد اللہ کشمیری کے خط کا حوالہ دیا۔ اور ایک کتاب عین الحیوۃ کا حوالہ دیا۔

(روحانی خزائن جلد نمبر 14 صفحہ 170، 171 راز حقیقت 19، 18)

علامہ محمد باقر مجلسی شیعوں کے بہت بڑے امام گزرے ہیں یہ ان کی کتاب ہے روح حیات۔ اور اس کتاب کے اردو ترجمہ کا نام عین الحیوۃ ہے۔

(روح الحیات اُردو ترجمہ عین الحیوۃ مؤلف: علامہ محمد باقر مجلسی)

اس کتاب عین الحیوۃ میں قصہ بلوہر اور یوز آسف بیان ہے۔ جس کے بارے میں مرزا قادیانی روحانی خزائن جلد نمبر 14 صفحہ 170، راز حقیقت 18 پر لکھتا ہے۔ یہ قصہ بلوہر اور یوز آسف سچا ہے۔
مرزا کہتا ہے ان میں بہت سے قصے ہیں مگر یہ لغو ہیں بے ہودہ ہیں۔ صرف اس کتاب میں اس قدر سچ ہے چلے ہم باقی قصوں کو چھوڑ دیتے ہیں مرزا قادیانی جس کو سچ کہہ رہا ہے اس کو چیک کر لیتے ہیں اور اس کے ساتھ ہم نے یہ بھی دیکھنا ہے کیا مرزا قادیانی نے یہ سچ اپنی کتابوں میں لکھا یا مرزا قادیانی نے جھوٹ کر کے آگے لکھا ہے قادیانی حضرات برا نہ منایئے گا میں آپ کو دکھانا چاہتا ہوں۔ اچھا آگے لکھا ہے کہ صاحبِ کتاب قبول کرتا ہے کہ یہ نبی سیاح تھا اور شہزادہ تھا جو کشمیر میں آیا۔ اپنے گھر میں کسی بچہ کو بلائے جو تھوڑا سمجھدار ہو اس سے پوچھیں کہ بیٹا شہزادہ کس کو کہتے ہیں؟ اصل میں حقیقت میں شہزادہ کون ہوتا ہے؟ تو بچہ کہے گا کہ بادشاہ کے بیٹے کو کہتے ہیں شہزادہ اور بادشاہ کی بیٹی کو شہزادی کہتے ہیں یہ تو ہر بندے کو پتا ہے یقیناً مرزا قادیانی کو بھی پتہ ہونا چاہئے تھا کہ شہزادہ کیا ہوتا ہے

اس قصہ کو میں مختصر بیان کر رہا ہوں۔ لکھا ہوا ہے کہ ابن بابویہ رحمتہ علیہ نے محمد بن زکریا سے روایت کی ہے کہ مملکت ہندوستان میں ایک بادشاہ بڑی شان و شوکت والا رہتا تھا۔ وہ نفس کا متولی دلدادہ تھا دنیا کی ہر برائی اس میں موجود تھی وہ بتوں کو پوجتا تھا وہ اپنی مرضی سے لوگوں کے ساتھ جو دل کرتا سلوک کرتا عیاش پرست تھا بدکاریوں میں مست تھا۔ جو اس کی تعریف کرتا تھا اس کے ساتھ اچھا سلوک کرتا تھا۔ مگر کئی سال تک فرزند نرینہ نہ رکھتا تھا۔ یعنی اس کے ہاں کوئی لڑکا نہیں تھا۔ لیکن کافی سال کے بعد بادشاہ کے ہاں بیٹا پیدا ہو گیا۔ اسے یقین تھا کہ یہ جو انعام مجھے ملا ہے یہ ان بتوں کی وجہ سے ملا ہے۔ بادشاہ نے اپنے بیٹے کا نام یوز آسف رکھا۔ نجومیوں کو بلایا جو اپنے فن میں ماہر تھے اور اس میں بہت سے لوگوں نے کہا کہ بادشاہ سلامت یہ بچہ بڑا اچھا ہو گا شرافت عظمت والا ہو گا بہت سے لوگوں کو یہ اچھائی کی طرف لے کے آئے گا۔ بچہ نہ صرف دنیا میں اشرف و افضل ہو گا بلکہ آخرت میں بھی دینداروں کا پیشوا ہو گا۔

پھر حکیم بلوہر نامی بندہ شہزادے کو ملتا ہے۔ جو بڑا زاہد، عابد نیک آدمی ہوتا ہے۔ شہزادہ اس سے کچھ دین کی باتیں سیکھتا ہے۔ اب یہ بلوہر اس کو دین سکھاتا ہے۔ 20 سے 25 صفحات جو ہیں یہ اسی بات پہ ہیں کہ شہزادہ اس سے دین سیکھ رہا ہے۔

یہ کتاب ہمیں بتاتی ہے کہ یوزِ آسف کا والد موجود ہے۔ ناظرین و سامعین کرام یہ یوزِ آسف نامی بچہ بڑا ہو کر امام بن جائے، ولی بن جائے، کتب بن جائے، ابدال بن جائے، اللہ کا نبی رسول بن جائے ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ مگر یہ عیسیٰ ابن مریمؑ نہیں ہو سکتا۔ قرآن کہتا ہے عیسیٰ ابن مریمؑ کے والد نہیں ہے۔ اس کے باوجود مرزا قادیانی ایک ایسے بندے کو جس کا والد موجود ہے اس کو ابن مریمؑ بنا رہا ہے۔ تو یہ قرآن کی خلاف ورزی ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتے ہیں کہ میں نے عیسیٰ ابن مریمؑ کو تعلیم دی ہے۔
(اور وہ اسے کتاب اور حکمت کی تعلیم دے گا اور تورات اور انجیل کی۔ سورۃ آلعمران کی آیت نمبر 49)
(جب میں نے تجھے کتاب سیکھائی اور حکمت بھی اور تورات بھی اور انجیل بھی۔ سورۃ مائدہ آیت نمبر 111)
بادشاہ کا بیٹا ہے یوزِ آسف جس کو مرزا عیسیٰؑ بنا کر پیش کر رہے ہیں صاف لکھا ہے وہ کہ حکیم بلوہر سے دین سیکھ رہا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتے ہیں کہ میں نے عیسیٰ ابن مریمؑ کو تعلیم دی ہے۔ تو یہ قرآن کے خلاف ورزی ہے۔

روحانی خزائن جلد نمبر 14 صفحہ 4 ہے مرزا قادیانی نے کیا لکھا ہے عیسیٰ صلیب سے اترے اور کشمیر کے سفر پر نکلے۔ راز حقیقت کے اندر مرزا نے تفصیل بھی بیان کی۔
قرآن میں اللہ تعالیٰ عیسیٰؑ کے بارے میں فرماتے ہیں: (نہ ان کو قتل کیا اور نہ ان کو سولی پر چڑھایا۔ سورۃ نساء کی آیت نمبر ہے 157)
مرزا کہتا ہے عیسیٰؑ صلیب سے اترے۔ قرآن کہتا ہے سولی پر چڑھایا ہی نہیں۔ مرزا نے قرآن کے خلاف لکھا۔ اور یہ قرآن کی خلاف ورزی ہے۔

روحانی خزائن جلد نمبر 17 صفحہ نمبر 100 ہے مرزا قادیانی نے کیا لکھا ہے۔
(کتاب سوانح یوزِ آسف جس کی تالیف کو ہزار سال سے زیادہ ہو گیا ہے اس میں صاف لکھا ہے کہ ایک نبی یوزِ اسف کے نام سے مشہور تھا اور اس کی کتاب کا نام انجیل تھا)

جس کتاب کا مرزا قادیانی نے کہا۔ اس کتاب کو پورا پڑھ لیجیے اس کے اندر کسی قسم کی انجیل کا کوئی ذکر نہیں۔ مرزا قادیانی کیا کہتا ہے کہ ایک نبی یوزِ آسف کے نام سے مشہور تھا اور اس کی کتاب کا نام انجیل تھا۔ اس پوری کتاب عین الحیوۃ میں یوزِ آسف کے لیے انجیل کا لفظ استعمال نہیں ہوا۔

جس مرزا صاحب نے یوزِ آسف کو عیسیٰ ابن مریم بنا دیا زبردستی اور آپ نے اس بات پر ایمان بھی رکھ لیا ہے کہ جو بادشاہ کا بیٹا ہے یوزِ آسف وہ عیسیٰ ابن مریم ہی ہے۔ تو پھر آپ قرآن پاک کی ان آیات کے خلاف ہو گئے ہیں۔

احمدیوں سے سوال ہے کہ جب مرزا قادیانی نے یہ کتاب دیکھی اور پڑھی تو کیا اس نے یہ نہیں پڑھا ہو گا کہ اس بچے یوزِ آسف کا والد موجود ہے اور بادشاہ ہے اسی لئے شہزادہ کہلا رہا ہے۔ مرزا قادیانی نے بہت دفعہ اپنی کتابوں میں شہزادہ لکھا ہوا ہے۔ مگر اس کے باوجود مرزا قادیانی کہتا ہے کہ یہ عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔

مرزا قادیانی اپنی ایک دو کتابوں کو چھوڑ کر باقی تمام کتابوں میں شہزادیوزِ آسف کا نام لیتا ہے مگر کسی کتاب کے اندر یہ نہیں بتایا یہ بادشاہ کا بیٹا ہے۔ شہزادہ یوزِ آسف، شہزادہ نبی کہتے رہے۔ اس لیے کہ یہ بات میں بتاؤں گا کہ یہ بادشاہ کا بیٹا ہے تو پھر یہ قبر کوئی مانے گا ہی نہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام کی ہے کیونکہ وہ تو بن باپ پیدا ہوئے ہیں۔

اب قادیانی اگر اس قبر کو مانتے ہیں کہ یہ شہزادہ یوز آسف عیسیٰ علیہ السلام کی قبر ہے، پھر ان کو ماننا پڑے گا کہ اس کا والد بھی ہے۔ پھر وہ قرآن کے عقیدے پہ نا چلیں۔ مرزا قادیانی کے عقیدہ پہ چلیں تو ماننا پڑے گا اس کا والد موجود ہے جو بادشاہ تھا۔
مرزا صاحب نے یہ باتیں آپ سے کیوں چھپائی ہیں جو اللہ کے سچے بندے ہوتے ہیں وہ باتیں چھپاتے نہیں ہیں وہ دین کی باتیں جو ہیں حق سچ لوگوں کے سامنے بیان کرتے ہیں۔ مگر مرزا قادیانی نا صرف چھپا رہا ہے بلکہ اس کو من گھڑت کر کے بیان کار رہا ہے۔ اور جو اس کو زبردستی عیسیٰ ابن مریمؑ بنائے اور جو اس قبر پہ عقیدہ رکھے کہ یہ سچے نبی عیسیٰ علیہ السلام کی ہے تو وہ اپنا انجام خود دیکھ لے کہ اللہ اس کا کیا حال کریں گے۔

کیا یہ ساری باتیں مرزا قادیانی نے نہیں پڑھیں ہو نگی یقیناً پڑھیں ہو نگی مگر اس کے باوجود ان بیچارے قادیانیوں کے ساتھ دھوکہ دہی کی گئی۔ کیا ان کے مربیان نے، کیا ان کے بڑوں نے یہ باتیں نہیں پڑھیں یقیناً پڑھیں۔ مگر پھر بھی ان کو نہیں بتایا۔ ان کو تو میرا شکریہ ادا کرنا چاہیے میں ان کو یہ باتیں بتا رہا ہوں کہ دیکھو تمہارے بڑے تم سے کیسے کیسے دھوکہ دہی کرتے ہیں۔ کیسے کیسے جھوٹ بولے ہیں تمہارے ساتھ مرزا نے صرف اپنے آپ کو سچا کرنے کے لئے اور آپ لوگ ہو کہ تحقیق بھی نہیں کرتے۔

یوزِ آسف (حصّہ دوم)

عیسیٰ ابن مریمؑ یوزِ آسف نہیں ہیں۔۔۔

جب میں نے قادیانی حضرات کو حقائق دکھانے کی غرض سے یوزِ آسف حصہ اول پیش کیا اور الحمدُللہ بہت سے قادیانی حضرات نے مجھ سے رابطہ کیا۔ وہ اس یوزِ آسف نامی قبر کی تصدیق کرنا چاہتے ہیں اور مجھ سے حوالہ جات مانگ رہے ہیں۔ اس لیے مزید تفصیل حوالاجات کے ساتھ بیان کر رہا ہوں۔ انشااللہ قادیانی حضرات میری پوری کوشش ہے کہ میں آپ کو غلط عقیدے سے نکال سکوں۔ اُمید کرتا ہوں آپ اس پر غور کریں گے۔

یہ جو یوزِ آسف نامی شہزادے کی قبر ہے جو ایک بادشاہ کا بیٹا تھا اس قبر کے متعلق مرزا صاحب نے اپنی کتاب (روحانی خزائن جلد نمبر 14 صفحہ نمبر170) میں دو کتابوں کا ذکر کیا ہے۔ پہلی کتاب کا نام "عین الحیوۃ" ہے دوسری کتاب جس کا نام "اکمال الدین و تمام النعمۃ" ہے۔ "عین الحیوۃ" میں نے آپ کے سامنے پیش کر دی ہے۔

وہ دوسری کتاب جس کا نام "اکمال الدین و تمام النعمۃ" ہے، یہ پیش کرنے جا رہا ہوں۔ قادیانی حضرات اس کتاب کا ذکر مرزا نے اپنی ایک کتاب میں ہی نہیں کیا بلکہ اپنی ایک اور کتاب "روحانی خزائن جلد نمبر ۱۸ صفحہ نمبر 361 میں بھی کیا ہے۔ صفحہ نمبر 361 پر لفظ ہے "اکمال الدین" یہ کتب عربی میں ہے اور اس کتاب کا ترجمہ قادیانی جماعت نے جس کتاب میں کیا ہے اُس کتاب کا نام "الھدیٰ" ہے اس کا صفحہ نمبر "173" ہے اس میں مرزا قادیانی لکھتا ہے "کہ وہ بنی اسرائیل کے ایک نبی کی قبر ہے جو شہزادہ تھا۔ اور اس کا نام یوزِ آسف تھا۔ اس کا اصل نام عیسیٰ صاحب تھا اور وہ نبیوں میں سے تھا"۔ اس سے اگلے صفحے میں قادیانی صاحب کہتے ہیں ان میں سے ایک کتاب کا نام "اکمال الدین" ہے۔ آگے کہتے ہیں مزید براں یوزِ آسف نے اپنی کتاب کا نام انجیل رکھا (استغفر اللہ)۔
پوری قادیانی جماعت کے نزدیک یوزِ آسف عیسیٰؑ ہی ہیں۔ قادیانی حضرات کہتے ہیں ہم سے اگر کسی نے بحث کرنی ہے تو قرآن پر کرے تو اس لئے ہم اس بات کو قرآن کے تناظر میں دیکھ لیتے ہیں مرزا طاہر احمد کے لکھے ہوئے قرآن کے "سورۃ آل عمرآن آیت نمبر ۴۹" کا ترجمہ ملاحظہ کریں "اور وہ اُسے کتاب اور حکمت کی تعلیم دے گا اور تورات اور انجیل کی"۔ اس سے ایک آیت پیچھے دیکھیں تو اللہ پاک خود اس بات کی گواہی دے رہے ہیں، ترجمہ "تو اُس نے کہا اے میرے رب میرے کیسے بیٹا ہو گا جبکہ مجھے کسی بشر نے نہیں چھوا" یعنی عیسیٰؑ بن باپ کے پیدا ہوئے ہیں یہ قادیانی جماعت کا بھی عقیدہ ہے اور تمام مسلمانوں کا بھی عقیدہ ہے۔ اس کے برعکس یوزِ آسف بن باپ پیدا نہیں ہوا اس کا باپ بادشاہ تھا۔ اسی لیے تو وہ شہزادہ کہلاتا ہے مرزا قادیانی نے دو کتابوں کا ذکر کیا اور دونوں میں یہ قصہ موجود ہے کہ وہ بادشاہ کا بیٹا تھا۔

قرآن کہتا ہے کہ "عیسیٰؑ بن باپ کے پیدا ہوئے" اور عیسیٰؑ کی کتاب کا نام انجیل ہے۔ قادیانی حضرات اس بات کا فیصلہ آپ پر ہے کہ آپ قرآن کے ساتھ کھڑے ہیں یا مرزا قادیانی کے ساتھ کھڑے ہیں، مرزا قادیانی کے نزدیک یوزِ آسف جو بادشاہ کا بیٹا ہے وہ عیسیٰؑ ہیں اور ہمارے نزدیک جو حضرت مریمؑ کے بیٹے ہیں وہ عیسیٰؑ ہیں، قرآن میں حضرت مریمؑ کے ساتھ حضرت عیسیٰؑ کا ذکر کیا ہے اور اکمال الدین میں یوزِ آسف کا ذکر اپنے باپ بادشاہ کے ساتھ کیا گیا ہے۔ تو فیصلہ آپ نے کرنا ہے میرا کام تو آپ کو حقائق دکھانا ہے اور اصلیت کو سامنے لانا ہے۔

قرآن پاک کی ایک آیت کا حوالہ دینا چاہوں گا۔ "سورۃ مائدہ آیت نمبر ۱۱۱" میں اللہ پاک فرماتے ہیں "جب میں نے تجھے کتاب سکھائی اور حکمت بھی اور تورات بھی اور انجیل بھی"۔ اگر آپ اس آیت سے پچھلی آیت کا ترجمہ دیکھیں تو وہاں لکھا ہے "جب اللہ نے کہا اے عیسیٰؑ ابنِ مریم!" یہاں اللہ نے عیسیٰؑ ابنِ مریم کہا ہے (توبہ نعوذ باللہ) یوزِ آسف ابنِ بادشاہ نہیں کہا۔ یہاں صاف صاف ظاہر ہے کہ قرآن حضرت عیسیٰؑ کو اُنکی والدہ حضرت مریمؑ کے نام سے یاد کر رہا ہے یعنی عیسیٰ ابنِ مریمؑ، مسیح ابنِ مریمؑ، مگر مرزا قادیانی کہتا ہے کہ یوزِ آسف بادشاہ کا بیٹا ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ نہ تو قرآن میں یوزِ آسف کا ذکر ہے اور نہ ہی حدیث پاک میں کوئی ذکر ہے۔ اگر ہم صرف درج بالا آیت کو سامنے رکھ کر مرزا قادیانی کے عقیدے کو دیکھیں تو ثابت ہوتا ہے کہ مرزا نے حضرت عیسیٰؑ، حضرت مریمؑ، قرآن پاک اور اللہ پاک کی بہت زیادہ توہین کی ہے۔

اب آگے ایک اور آیت کا حوالہ دیکھیں "جب اللہ نے کہا اے عیسیٰؑ ابنِ مریم! اپنے اوپر میری نعمت کو یاد کر اور اپنی والدہ پر جب میں نے روحُ القدس سے تیری تائید کی۔ تو تو لوگوں سے پنگھوڑے میں اور ادھیڑ عمر میں بھی باتیں کیا کرتا تھا اور وہ وقت یاد کر جب میں نے تجھے کتاب سکھائی، حکمت دی اور پھر تو مٹی کے پرندے بناتا تھا خدا کے اِذن سے اُس میں پھونک مارتا تھا وہ اُڑنے لگتے تھے اور پھر تو اندھوں کو، برص والوں کو میرے حکم سے اچھا کرتا تھا تو پھر مردوں کو میرے حکم سے زندہ کرتا تھا" یہ سارے واقعات اللہ تعالیٰ نے قرآن میں عیسیٰؑ کے ساتھ منسوب کئے ہیں اور عیسیٰؑ کون ہیں مریمؑ کے بیٹے ہیں جن کے بارے میں قرآن گواہی دیتا ہے کہ وہ اُم صدیقہ ہیں جب یہودیوں نے الزام لگایا تو قرآن نے گواہی دی کہ حضرت مریمؑ صدیقہ ہیں۔

خاص طور پر قادیانی حضرات اگر آپ یوزِ آسف کو عیسیٰ ابنِ مریمؑ بناتے ہیں اور آپ کا ایمان ہے کہ یوزِ آسف والی قبر عیسیٰؑ کی ہے تو استغفر اللہ مجھے تو سوچ کر بھی گھن آتی ہے کتنی سخت گستاخی کی گئی ہے کہ ایک ایسے بندے کو جو شرابی کبابی، زانی، بتوں کو پوجنے والا اور بہت سی بُرائیاں اس میں ہیں نعوذ باللہ، نعوذ باللہ، نعوذ باللہ، مرزا نے اُس بدقماش شخص کو اُس پاکباز عورت کا شوہر بناڈالا جس عورت کی گواہی قرآن نے دی ہے۔ یعنی یوزِ آسف کا باپ جو بادشاہ ہے۔ اگر آپ مانتے ہیں کہ وہ قبر عیسیٰؑ کی ہے پھر وہ شرابی، زانی بادشاہ جو ہے وہ حضرت مریم کا شوہر بن جاتا ہے نعوذ باللہ، نعوذ باللہ، نعوذ باللہ، اللہ مجھے معاف کر دے اور اگر نہیں مانتے تو پھر کوئی مسلہ نہیں ہے۔

آگے مرزا قادیانی اس کتاب میں کہتا ہے "اور صاحبِ انجیل صرف عیسیٰؑ ہی تھے" قادیانی حضرات اب ذرا غور فرمایئے گا میں بڑے دُکھ کے ساتھ یہ باتیں بیان کر رہا ہوں کیونکہ اس میں قرآن کی توہین، عیسیٰؑ کی توہین، حضرت مریمؑ کی توہین اور اللہ تعالیٰ کی توہین شامل ہے۔ مرزا قادیانی مزید کہتا ہے کہ "اُس نے اپنی کتاب کا نام انجیل رکھا" ان دونوں کتابوں میں جن کا حوالہ مرزا قادیانی نے دیا۔ ہم نے ان کتابوں کا مطالعہ کیا کہیں بھی لفظ انجیل نہیں ملتا۔ مرزا قادیانی نے لکھا ہے "پس جو سچ ظاہر ہو گیا ہے اسے پکڑ لے اور خود ساختہ باتوں کو چھوڑ دے" اب قادیانی حضرات آپ کے لیئے خوشی کی بات ہے کے جو سچ تھا وہ میں نے آپ کے سامنے باقائدہ حوالے دے کر ثابت کر دیا میں کہتا ہوں کہ مرزا صاحب نے جو یہ خود ساختہ باتیں کی ہیں کہ "یہ صاحبِ انجیل تھا اس کا نام عیسیٰ صاحب تھا یہ بنی اسرائیل سے تھا" یہ سب خود ساختہ باتیں ہے انھیں چھوڑ دیں مرزا صاحب نے خود کہا ہے۔ آپ کے بڑے آپ سے پوچھیں تو اُن سے کہہ دیں کہ مرزا مسیح موعود نے خود لکھا ہے کہ جو سچ ہے اُسے پکڑ لے اور جو جھوٹ ہے اُسے پھینک دیں قادیان کی طرف انشاللہ

کوئی مسئلہ نہیں بنے گا۔ اگر آپ نجات چاہتے ہیں تو قادیان کا بگڑا ہوا دین چھوڑ دیں اور مکہ مدینہ کا دین جو نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم لے کر آئے اُسے پکڑ لیں۔

اب ہم کتاب اکمال الدین کی طرف چلتے ہیں اس کتاب کا صفحہ نمبر ۵۱۹ پر کیا ذکر ہے آئیں دیکھتے ہیں یہ قصہ "بادشاہ اور درویش کا قصہ" ہے، یہ قصہ پورا عربی اور اُردو دونوں میں ہے اور کتاب کا نام "اکمال الدین و تمام النعمۃ" ہے۔ یہ وہی قصہ ہے جو میں نے پہلے بیان کیا کہ بادشاہ کس قسم کا تھا مگر اس کتاب میں شہ سُرخیوں میں بیان کیا گیا ہے شہ سرخی ہے "بدمست بادشاہ کی حالتِ زار" اور آگے چلتے ہیں اگلی شہ سرخی ہے "بادشاہ کا صاحبِ اولاد ہونا" یہ قصہ دونوں کتاب میں انیس بیس الفاظ کے فرق کے ساتھ لگ بھگ ایک ہی ہے
۔

اس قصے کو میں مختصراً بیان کرنا چاہوں گا "اسی زمانے میں کسی بادشاہ کے یہاں ایک بیٹا پیدا ہوا جبکہ وہ اولادِ نرینہ سے مایوس ہو چکا تھا۔ یہ بچہ حسن و جمال وضیاء میں ایسا تھا کہ انسانوں نے ایسا مولود نہیں دیکھا تھا۔ بادشاہ بے انتہا خوش ہوا۔ قریب تھا کہ وہ خوشی کی زیادتی سے ہلاک ہو جائے۔ اُس کے خیال میں یہ عطا ان بتوں کی ہے جن کی وہ پرستش کرتا تھا۔ پس لوگوں نے جو کچھ ان کے گھروں میں تھا مندروں پر نچھاور کر دیئے۔ لوگوں کو ایک سال تک خوشی منانے کا حکم دیا گیا۔ اس نے اپنے بیٹے کا نام یوزِ آسف رکھا۔
تو بس ان دونوں کتابوں کے مزید احوال میں آپ کو بتا تا رہوں۔ حقائق آپ کے سامنے ہیں۔ مرزا صاحب نے کتاب کا نام لیا ہم نے کتاب آپ کے سامنے پیش کر دی اب اس سے آگے جا کر اس یوزِ آسف نامی اس شہزادے کو مرزا صاحب نبی یا رسول بھی ثابت کر دیں یا اس پر کوئی کتاب نازل ہو جائے ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے یہ شخص کچھ بھی ہو عیسیٰ ابنِ مریمؑ کبھی نہیں ہو سکتا کیونکہ قرآن اور ہمارا مذہب ہمیں ایسا کرنے سے روکتے ہیں کہ اسے عیسیٰ ابنِ مریمؑ نہ کہو اگر آپ قرآن کی بات نہیں مانتے اور مرزا قادیانی کی بات مان کر اسے عیسیٰ ابنِ مریمؑ مانتے ہیں تو پھر جو پیچھے بادشاہ کا ذکر ہے جو بادشاہ کی حالت ہے ایسے شخص کو نعوذ باللہ، نعوذ باللہ، نعوذ باللہ آپ حضرت مریمؑ کا خاوند بنائیں گے تو پھر آپ سوچیں کہ یہ گستاخی کہاں تک جائے گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان گستاخیوں سے بچا کر رکھے۔
قادیانی حضرات اس بات پر ضرور غور کیجیے کہ یہ دونوں کتابیں "عین الحیوۃ" اور "اکمال الدین و تمام النعمۃ" جن کے بارے میں مرزا قادیانی نے ہمیں یوزِ آسف کی تفصیل پڑھنے کو کہا ہم نے یہ کتابیں پڑھ لیں اس میں یوزِ آسف کی جو تفصیل تھی وہ یہی تھی کہ یوزِ آسف بادشاہ کا بیٹا ہے اس لیئے یہ عیسیٰ ابنِ مریمؑ نہیں ہو سکتا۔

یہاں میں آپ کو مرزا قادیانی کی کتاب کا ایک اور حوالہ دینا چاہوں گا۔ "روحانی خزائن جلد نمبر ۱۷" میں مرزا قادیانی نے یوزِ آسف کے باپ کا ذکر نہیں کیا تو اس بات سے ہمیں پتا لگ گیا کہ مرزا قادیانی کو سارے قصے کا پتا تھا مگر مرزا قادیانی نے اپنی اُمت سے دھوکا دہی کی ہے۔ کتاب کے صفحہ نمبر ۱۰۰ اور ۱۰۱ ہے۔ صفحہ ۱۰۰ نمبر پر مرزا قادیانی لکھتا ہے "ایک نبی یوزِ آسف کے نام سے مشہور تھا اور اس کی کتاب کا نام انجیل تھا"۔ اس بات کا ذکر میں پہلے ہی کر چکا ہوں کہ انجیل کس کی کتاب ہے۔ مرزا آگے پھر کہتا ہے "فی الواقعہ صاحبِ قبر حضرت عیسیٰؑ ہی ہیں" اور لکھتا ہے "جو یوزِ آسف کے نام سے مشہور ہوئے۔" اب دیکھتے ہیں کہ کون کون قادیانی اس عقیدے پر قائم ہے اور جو اس عقیدے پر قائم ہو گا پھر خدا اس سے ضرور یہ پوچھے گا کہ تم نے کیسے ایسے شخص کو عیسیٰؑ بنایا جس کا باپ موجود تھا۔

اب آگے صفحہ نمبر۱۰۱پر مزید لکھتاہے "صاحب قبر ایک اسرائیلی شہزادہ نبی تھا اور شہزادہ کہلاتا تھا۔ کسی بادشاہ کے ظلم کی وجہ سے کشمیر میں آگیا تھا۔" مرزا قادیانی نے یہاں بھی یہ بات قادیانیوں سے چھپالی۔ مرزا قادیانی کہتاہے کسی بادشاہ کے ظلم کی وجہ سے استغفر اللہ، توبہ استغفار۔۔۔

قادیانی حضرات ذراسوچیے تو سہی یہاں اس نے لکھاہے کہ کسی بادشاہ کے ظلم کی وجہ سے کشمیر آگیا یہاں یہ کیوں نہیں لکھا یوزِ آسف اپنے باپ بادشاہ کے ظلم کی وجہ سے کشمیر آگیا تو ہمیں پتا چلتا مگر مرزا قادیانی نے باپ کا ذکر کیوں نہیں کیا کہ یوزِ آسف بادشاہ کا بیٹا ہے اس لیئے کیونکہ پھر مرزا قادیانی کی جو اُمت ہے اُن کو پتالگ جائے گا کہ یہ عیسیٰؑ کی قبر ہو ہی نہیں سکتی کیونکہ عیسیٰؑ تو بن باپ کے پیدا ہوئے تھے۔ قادیانیوں کو یہ پتالگ جائے گا کہ مرزا قادیانی نے تو یہاں جھوٹ لکھاہے۔ تو قادیانی حضرات آپ تو کتابیں نہیں پڑھتے رضائی بھتیجا پڑھتاہے اور وہ اسی لیے پڑھتاہے کہ قادیانی حضرات کے ساتھ دھوکا ہوا ہے اور یہ دھوکا ان کے بڑوں نے کیا ہے۔
آگے شہزادے کے ساتھ کیا ہوا، کیسے ہوا تفصیل تو لمبی ہے مگر ہمارے لیے اتنا کافی ہے کہ ہمیں اُس کا باپ مل گیا اور ہمیں پتالگ گیا کہ وہ عیسیٰ ابنِ مریمؑ نہیں ہے۔ تو آپ خود سوچیے گا کہ مرزا قادیانی نے اتنا ذکر اپنی کتابوں میں کیا مگر کسی کتاب میں یہ نہیں لکھا کہ اس کا باپ کون تھا کسی کتاب میں یہ ذکر نہیں کیا کہ اس کی ماں کون تھی۔ البتہ قرآن میں عیسیٰؑ کا اپنی والدہ کے ساتھ ذکر ہے۔

عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام فوت نہیں ہوے

مرزا کہتاہے کہ عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام فوت ہوچکے ہیں اور ان کی جگہ پر میں آیا ہوں۔
اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتے ہیں کہ (اور اہلِ کتاب میں کوئی ایسا نہ ہوگا جو اسکی موت سے پہلے اس پر ایمان نہ لائے گا اور قیامت کے دن وہ اُن پر گواہ ہوگا۔ سورۃ نساء آیت نمبر ۱۵۹)
اہل کتاب میں سے یہودی تو آج تک عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان نہیں لاے بلکہ ابھی بھی عیسیٰ علیہ السلام کو گالیں نکالتے ہیں (نعوذ باللہ) اور اپنے مسیحا دجال کا انتظار کررہے ہیں۔ اہل کتاب میں عیسای عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا سمجھتے ہیں۔ ایمان لانا یہ نہیں ہوتا کہ خدا کا بیٹا سمجھ کر عبادت کی جاے۔ اگر عیسیٰؑ فوت چکے ہیں تو قرآن کے مطابق اہلِ کتاب میں ہر کوئی عیسیٰؑ کی موت سے پہلے اس پر ایمان نہ لے آتا۔ جب عیسیٰؑ دوبارہ تشریف لائینگے تو اہل کتاب یہودی اور عیسای میں سے ہر کوئی عیسیٰؑ کی وفات سے پہلے ان پر ایمان لائینگے۔

اور اگر مرزا ہی مسحیا تھے تو مرزا کی موت کو بھی کافی سال ہوگے۔ اور اہل کتاب میں عیسایوں نے مرزا کو موت سے پہلے تو کیا آج تک مسیح موعود مانا ہی نہی۔ بلکہ آج تک مرزا پر ایمان نہیں لاتے۔ مرزا کہتاہے میں ہی مسیح موعود ہوں اگر یہ سچ ہوتا تو قرآن کے مطابق اہلِ کتاب میں ہر کوئی مرزا کی موت سے پہلے اس پر ایمان نہ لے آتا۔ مرزا قادیانی کا یہ دعوہ کہ عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام فوت ہوچکے ہیں اور ان کی جگہ پر میں آیا ہوں ہیں۔ یہ دعوہ نہ صرف جھوٹا ثابت ہوتاہے بلکہ مرزیئوں کا یہ عقیدہ قرآن کے خلاف بھی ہے۔

ایمان مفصل اور قادیانی

ایمان مفصل تو یہ ہے

(کہ میں ایمان لایا اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر اور قیامت کے دن پر اور اس پر کہ اچھی اور بری تقدیر کا خالق اللہ ہے اور موت کے بعد اٹھائے جانے پر)

اب اگر کوئی قرآن کسی بھی ایت کا انکار کرے یا کسی بھی رسول کو حق نہ جانے یا ان کی شان میں گستاخی کرے تو وہ دأرہ اسلام سے خارج ہوتا ہے. مرزانے تو نہ صرف عیسی علیہ السلام کی شان میں گستاخی کی بلکہ حضرت عیسی علیہ السلام کے بارے میں بہت کچھ توہین امیز لکھا یہی نہی قراٰن کے خلاف بھی لکھا۔ مرزا کا نبی، مسیح معود ہونا یا خود کو نبی کے رستے پر سمجھنا تو دور کی بات، مرزا کو مسلمان سمجھنے کا بھی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

اب یا تو عقیدہ بدل لیں یا پھر قادیانی حضرات خود کو مسلمان نہ کہیں۔ اکسر قادیانی مسلمانوں پر اعتراز کرتے ہیں کہ اپ ہمیں کافر کیوں کہتے ہو جبکہ ہم بھی قلمہ پڑھتے ہیں، نماز پڑھتے ہیں۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ قادیانیوں کے عقائد محمد رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات اور قرآن کے خلاف ہیں۔

اب یہ فیصلہ آپ کے ذمہ ہے۔ مجھے اُمید ہے قادیانی حضرات میری یہ کاوش آپ کے ذہنوں سے بہت ساری غلط فہمیاں دور کرنے کا باعث بنے گی۔ انشااللہ